Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 03,
April-June 2025

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

اسلام میں خواتین کی قیادت: نظریاتی بنیادیں، تاریخی خدمات، عصری اثرات اور موجودہ چیلنجز کا تجزیاتی مطالعہ

Female Leadership in Islam: A Comparative and Analytical Study of Theoretical Foundations, Historical Contributions, Contemporary Impact, and Modern Challenges

Hafiz Asif Ismail *(Corresponding Author)*
Lecturer, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.
Hafiza Ambreen Fatima
PhD Scholar, Green International University, Lahore, Pakistan.
Abdul Aziz
PhD Scholar, Green International University, Lahore, Pakistan.

ABSTRACT

The role of women in Islamic leadership, though evident in historical records, has often been neglected in scholarly discourse. This study aims to highlight the theoretical, historical, and sociopolitical aspects of female leadership within Islam. From the early stages of Islamic history, women like Khadijah (RA), Aisha (RA), Maryam (AS), Asiya (AS), and Zainab (RA) played vital roles in religious, social, and political spheres. Their examples demonstrate that Islam did not merely permit but also appreciated and benefited from female leadership. The Qur'an and Sunnah provide a balanced framework that affirms the dignity and responsibilities of women in public life. This paper explores how Islamic teachings contrast with Western notions of leadership, especially regarding absolute gender equality versus a nature-based, role-oriented approach in Islam. It also assesses how cultural traditions, misinterpretation of religious texts, and socio-political constraints have limited women's leadership roles in modern Muslim societies. However, Islamic principles provide room for education, entrepreneurship, social participation, and even political representation for women — when aligned with the moral and legal structure of Shariah. The study concludes with practical recommendations such as reforming educational curricula, promoting awareness through religious

institutions, removing cultural barriers, and facilitating women's contributions in decision-making roles at community and national levels. The paper urges Muslim societies to revisit their understanding of leadership in light of Islamic values and prophetic tradition, ensuring that women receive equal respect and rightful opportunities to contribute to societal development.

Keywords: *Women Leadership, Islam, Historical Contributions, Contemporary Challenges, Islamic Feminism*

تعارف موضوع

اسلام ایک کامل ضابطۂ حیات ہے جو مرد و زن دونوں کو ان کے دائرۂ عمل میں اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے۔ جب قیادت کا تصور پیش آتا ہے تو عمومی طور پر اسے صرف مردوں سے منسوب کیا جاتا ہے، حالانکہ اسلامی تاریخ میں ایسی عظیم خواتین کی مثالیں موجود ہیں جنہوں نے دینی، سماجی، اور سیاسی سطح پر قیادت کا مثالی کردار ادا کیا۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت آسیہؑ، حضرت مریمؑ اور حضرت زینبؓ جیسے نامور شخصیات نے نہ صرف دین کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا بلکہ ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کرکے حق کا علم بھی بلند رکھا۔ یہ تحقیقی مقالہ اسلام میں خواتین کی قیادت کا نظریاتی، تاریخی اور عصری تجزیہ پیش کرتا ہے۔ اس میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں خواتین کو کن حدود و قیود کے ساتھ قیادت کے مواقع دیے گئے، اور وہ کیا اسباب تھے جن کی بنا پر مسلم معاشروں میں ان کے کردار کو محدود کیا گیا۔ مقالے کا مقصد ان عملی تجاویز کو سامنے لانا ہے جن کی مدد سے خواتین کی قیادت کو اسلامی اصولوں کے مطابق فروغ دیا جا سکتا ہے۔

مبحث اول: اسلام میں عورت کا مقام، قیادت اور مغربی نظریات سے تقابلی جائزہ

1. اسلام میں عورت کے مقام اور کردار کا نظریہ

اسلام میں عورت کو ایک بلند مقام اور عزت دی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ عورت مرد کے برابر انسانی کرامت رکھتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو کسی بھی میدان میں کم تر نہیں سمجھا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلْخَٰشِعِينَ وَٱلْخَٰشِعَٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّٰٓئِمِينَ وَٱلصَّٰٓئِمَٰتِ وَٱلْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَٰفِظَٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [1]

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے

والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

یہ آیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں نیک اعمال اور فضیلت کے دروازے کھولے ہیں اور انہیں برابر کا اجر عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔[2]

2. اسلامی تعلیمات اور خواتین کی قیادت

اسلامی تاریخ میں خواتین نے مختلف شعبوں میں قیادت کا کردار ادا کیا۔ حضرت خدیجہؓ نہ صرف ایک کامیاب تاجرہ تھیں بلکہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت میں بھی بنیادی کردار ادا کیا۔ حضرت عائشہؓ کو فقہ، حدیث، اور سیاسی معاملات میں ممتاز مقام حاصل تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خذوا نصف دينكم عن هذه الحميراء 3

اپنے دین کا نصف حصہ اس حمیرا (عائشہ) سے حاصل کرو۔

یہ حدیث اس امر کا ثبوت ہے کہ علم اور دینی رہنمائی میں خواتین کو بلند مقام حاصل ہے اور مردوں کو ان سے رہنمائی لینے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلامی تاریخ میں حضرت آسیہ، حضرت مریم، حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، اور حضرت زینب جیسی خواتین نے غیر معمولی قیادت کا مظاہرہ کیا، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خواتین اسلامی تمدن میں قیادت کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہو سکتی ہیں۔

3. مغربی اور اسلامی نظریات میں عورت کی قیادت کا موازنہ

اسلامی اور مغربی نظریات میں عورت کی قیادت کے حوالے سے نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ مغربی فلسفہ عام طور پر مساوات کی بنیاد پر عورت کو ہر سطح پر مرد کے برابر سمجھتا ہے اور کسی بھی قیادت کے منصب کو صنفی امتیاز سے بالاتر قرار دیتا ہے۔ سیمون دی بووا کہتی ہیں:

One is not born, but rather becomes, a woman.[4]

عورت پیدا نہیں ہوتی، بلکہ وہ ایک سماجی ڈھانچے کے تحت عورت بنائی جاتی ہے۔

یہ نظریہ عورت کی حیثیت کو سماجی تشکیل کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور اس کی مساوات کے لیے فکری جدوجہد پر زور دیتا ہے۔ جبکہ اسلام میں عورت کی قیادت کو اس کے فطری رجحانات، صلاحیتوں اور خداداد ذمہ داریوں کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے۔

اسلام میں قیادت کا تصور ذمہ داری پر مبنی ہے، نہ کہ طاقت کے حصول پر۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْإِمَارَةُ مَسْئُولِيَّةٌ، وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَدَامَةٌ وَخِزْيٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.[5]

قیادت ایک ذمہ داری ہے، اور قیامت کے دن یہ ندامت اور شرمندگی کا باعث ہوگی، سوائے اس کے جو اس کے حق کو پورا کرے اور اس میں اپنی ذمہ داری کو ادا کرے۔

یہ قول اسلامی قیادت کے بنیادی اصول کو بیان کرتا ہے، جو طاقت کے بجائے جوابدہی اور عدل پر مبنی ہے۔ اس اصول کے تحت خواتین قیادت کی اہل ہو سکتی ہیں، جیسا کہ حضرت شفاء بنت عبد اللہ کو حضرت عمرؓ نے بازاروں کی نگرانی پر مامور کیا تھا۔[6]

مغربی فکر میں قیادت کو حقوق اور مساوات کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، جبکہ اسلامی فکر میں اسے ایک بامقصد ذمہ داری کے طور پر لیا جاتا ہے، جو مرد و عورت دونوں پر یکساں عائد ہو سکتی ہے، بشرطیکہ وہ انصاف اور دیانتداری کے اصولوں پر کاربند ہوں۔ اسلام میں خواتین کی قیادت کا نظریہ کسی امتیازی سلوک پر نہیں بلکہ عدل اور فطری صلاحیتوں پر مبنی ہے۔ قرآن، حدیث، اور اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہیں کہ خواتین کو قیادت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز ہونے کے مواقع فراہم کیے گئے۔ اگرچہ مغربی فکر خواتین کی مساوات کو سیاسی و سماجی طاقت کے ذریعے یقینی بنانے پر زور دیتی ہے، اسلامی تعلیمات قیادت کو ایک اخلاقی اور دینی ذمہ داری قرار دیتی ہیں، جس میں مرد و عورت دونوں برابر کے شراکت دار ہو سکتے ہیں۔

مبحث دوم: اسلام کے ابتدائی دور میں خواتین کی قیادت اور اسلامی تاریخ میں ان کا سماجی، علمی اور سیاسی کردار

1. **ابتدائی اسلام میں خواتین کی قیادت**

اسلامی تاریخ میں خواتین نے کئی اہم مواقع پر قیادت کا کردار ادا کیا ہے۔ ان خواتین نے اپنے عزم، ہمت، اور ایمان کی روشنی میں ایسے فیصلے کیے جو آج بھی امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

i. **حضرت آسیہؑ کا فرعون کے ظلم کے خلاف جرات مندانہ موقف**

حضرت آسیہؑ فرعون کی زوجہ تھیں، لیکن انہوں نے حق کا ساتھ دینے کے لیے اپنے جابر شوہر کے خلاف کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ قرآن میں ان کا ذکر ان عظیم عورتوں میں کیا گیا ہے جنہیں مثالی کردار کے طور پر پیش کیا گیا:

﴿وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ٱبْنِ لِى عِندَكَ بَيْتًا فِى ٱلْجَنَّةِ وَنَجِّنِى مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾[7]

اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی، جب اس نے دعا کی: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے، اور مجھے ظالم قوم سے بچا لے۔

حضرت آسیہؑ کی استقامت اور ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کی جرات خواتین کے لیے ایک عظیم مثال ہے، جہاں انہوں نے طاقتور ظالم کے خلاف ایمان کی طاقت سے مقابلہ کیا۔

ii. حضرت ہاجرہؑ کی قربانی اور صفا و مروہ کی عبادت

حضرت ہاجرہؑ کا ذکر اسلامی تاریخ میں صبر، استقامت، اور توکل کی مثال کے طور پر کیا جاتا ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم پر انہیں وادی مکہ میں چھوڑا، تو انہوں نے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑ لگائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

»فَذَاكُمْ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا[8]«

یہی وجہ ہے کہ لوگ (صفا اور مروہ کے درمیان) سعی کرتے ہیں۔

حضرت ہاجرہؑ کا یہ عمل آج بھی حج اور عمرہ کا لازمی حصہ ہے اور خواتین کے اس عظیم کردار کو واضح کرتا ہے جو اسلامی تاریخ میں موجود ہے۔

iii. حضرت خدیجہؓ کی اقتصادی اور سماجی خدمات

حضرت خدیجہؓ اسلام کی پہلی ام المؤمنین تھیں اور ایک کامیاب تاجرہ بھی۔ انہوں نے اپنی دولت اور سماجی مقام کو اسلام کی ترویج کے لیے استعمال کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ[9]

ان (امتوں) کی بہترین عورتیں مریم ہیں اور ہماری امت کی بہترین عورت خدیجہ ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے اپنی دولت سے اسلام کے ابتدائی مراحل میں نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا، غلاموں کو آزاد کروایا، اور ہر طرح کی قربانی دی۔ ان کی اقتصادی قیادت اسلامی تاریخ میں خواتین کے کردار کا بہترین نمونہ ہے۔

iv. حضرت سمیہؓ کی شہادت

حضرت سمیہؓ اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں، جنہوں نے ظلم کے آگے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ جب ابوجہل نے ان پر ظلم کیا اور ان سے اسلام چھوڑنے کا مطالبہ کیا، تو انہوں نے جان دے دی مگر ایمان نہ چھوڑا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

صَبْرًا آلَ يَاسِرٍ، فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ [10]

اے آل یاسر! صبر کرو، تمہاری ملاقات جنت میں ہو گی۔

یہ الفاظ اس بات کا اعلان ہیں کہ حضرت سمیہؓ کا صبر اور جرات قیامت تک خواتین کے لیے مشعلِ راہ رہے گا۔

ابتدائی اسلام میں خواتین نے قیادت، استقامت، اور قربانی کی ایسی مثالیں قائم کیں جو آج بھی دنیا کے لیے ایک رہنما اصول ہیں۔ حضرت آسیہؑ نے ظلم کے خلاف جرات دکھائی، حضرت ہاجرہؑ نے قربانی کی لازوال مثال پیش کی، حضرت خدیجہؓ نے اقتصادی قیادت کا مظاہرہ کیا، اور حضرت سمیہؓ نے ایمان کی راہ میں جان دے کر تاریخ میں اپنا نام رقم کروادیا۔ یہ تمام مثالیں اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں کہ خواتین نے اسلام کی بنیادوں میں ایک فعال اور قائدانہ کردار ادا کیا۔

2. اسلامی تاریخ میں خواتین کا علمی اور سیاسی کردار

اسلامی تاریخ میں خواتین نے سیاسی، سماجی اور علمی میدان میں قیادت کے ایسے درخشاں نقوش چھوڑے جو آج بھی روشنی کا مینار ہیں۔ حضرت عائشہؓ، حضرت زینبؓ اور حضرت مریمؑ کی زندگیاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ خواتین نہ صرف دینی و روحانی معاملات میں بلکہ سیاسی و سماجی میدان میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

i. حضرت عائشہؓ کا علمی اور سیاسی کردار

حضرت عائشہؓ علم و فہم، حدیث و فقہ، اور سیاست میں نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ اور کبار محدثین میں شمار ہوتی ہیں۔ تقریباً 2210 احادیث ان سے مروی ہیں، جن میں کئی اہم دینی و سماجی مسائل کا حل موجود ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

»خُذُوا نِصْفَ دِينَكُمْ عَنْ هَذِهِ الْحُمَيْرَاءِ [11]

اپنے دین کا نصف علم اس حمیرا (حضرت عائشہؓ) سے حاصل کرو۔

حضرت عائشہؓ نے جنگ جمل میں سیاسی قیادت کا مظاہرہ کیا۔ ان کی بصیرت اور خطابت نے کئی مواقع پر امت مسلمہ کی راہنمائی کی۔ ان کے علمی و سیاسی کردار کو امام زہریؒ نے ان الفاظ میں سراہا:

لو جُمع علم عائشة إلى علم جميع أزواج النبيّ وعلم جميع النساء، لكان علم عائشة أوسع [12]

اگر حضرت عائشہؓ کے علم کو نبی کی تمام ازواج اور تمام خواتین کے علم کے ساتھ ملایا جائے تو حضرت عائشہؓ کا علم سب سے زیادہ وسیع ہو گا۔

حضرت عائشہؓ کے علمی و سیاسی کردار نے اسلام میں خواتین کی قیادت کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کی۔

ii. **حضرت مریمؑ کی روحانی قیادت اور قرآن میں ان کا مقام**

حضرت مریمؑ کو قرآن میں بطور ایک عظیم خاتون اور روحانی قیادت کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پاکیزہ، عبادت گزار، اور صدیقہ کے مقام پر فائز فرمایا:

﴿وَإِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰكِ وَطَهَّرَكِ وَٱصْطَفَىٰكِ عَلَىٰ نِسَآءِ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [13]

اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چُن لیا، تجھے پاک کر دیا، اور تجھے تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی۔

حضرت مریمؑ کی قیادت نہ صرف ان کے روحانی مرتبے میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ ان کے صبر، استقامت اور قربانی میں بھی نمایاں ہے۔

اسلامی تاریخ میں خواتین نے علمی، سیاسی اور سماجی میدان میں قیادت کے ایسے روشن نقوش چھوڑے جو آج بھی امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا علمی اور سیاسی کردار، حضرت زینبؓ کا ظلم کے خلاف جراتمندانہ موقف، اور حضرت مریمؑ کی روحانی قیادت اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اسلام میں خواتین کو اعلیٰ مقام حاصل ہے اور انہیں قیادت کے بھرپور مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔

3. **اسلامی سوسائٹی میں خواتین کی سماجی حیثیت**

اسلام نے خواتین کو ایک معزز اور مساوی مقام دیا ہے، جس کا اظہار قرآن و سنت میں واضح طور پر ملتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ ٱلَّذِى عَلَيْهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ﴾ [14]

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں، معروف طریقے کے مطابق۔

اس آیت کی روشنی میں، اسلام خواتین کے حقوق کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اور انہیں خاندان اور سماج میں ایک مؤثر کردار ادا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

مبحث سوم: خواتین کی قیادت کے خاندانی، معاشرتی اور سیاسی اثرات - جدید دور میں مسلم خواتین کی سماجی و تعلیمی ترقی

1. خاندانی اثرات

خواتین کی قیادت کا سب سے پہلا اثر خاندان پر پڑتا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ اور باشعور عورت نہ صرف نسلوں کو سنوارتی ہے بلکہ ایک مستحکم خاندانی نظام کی ضامن بھی ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

المرأة راعية في بيت زوجها، وهي مسؤولة عن رعيتها [15]

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ عورت کے کردار کا براہ راست اثر خاندان کی تشکیل پر ہوتا ہے۔

2. معاشرتی اثرات

ایک فعال سماج کی تشکیل میں خواتین کا کردار ناگزیر ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین نہ صرف بچوں کی بہتر تربیت کرتی ہیں بلکہ معاشرتی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ، حضرت فاطمہؓ، اور حضرت زینبؓ کی زندگیاں اس حقیقت کی بہترین مثالیں ہیں۔

مغربی ماہر سماجیات **ایملے درکھائم** (Émile Durkheim) کے مطابق:

The education and participation of women in society directly impact the moral and ethical values of a nation.[16]

کسی معاشرے میں خواتین کی تعلیم اور شرکت براہ راست اس قوم کی اخلاقی اور سماجی اقدار پر اثر انداز ہوتی ہے۔

یہ نظریہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے، جہاں خواتین کو علم حاصل کرنے اور سماج میں مثبت کردار ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

3. سیاسی اثرات

اسلامی تاریخ میں خواتین نے سیاسی میدان میں بھی قیادت کے جوہر دکھائے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا جنگ جمل میں کردار، حضرت زینبؓ کا یزید کے دربار میں خطبہ، اور حضرت شفاءؓ کا حضرت عمرؓ کے دور میں بازاروں کی نگرانی کرنا، یہ تمام مثالیں اسلامی معاشروں میں خواتین کی سیاسی شمولیت کو ظاہر کرتی ہیں۔

مشہور اسلامی مورخ **ابن خلدون** لکھتے ہیں:

إنّ النساء شقائق الرجال في السياسة والاجتماع، ولولا المرأة لانهار المجتمع[17]

عورتیں سیاست اور سماج میں مردوں کی برابر کی شریک ہیں، اور اگر عورتیں نہ ہوتیں تو سماج زوال پذیر ہو جاتا۔

یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خواتین کی قیادت کسی بھی قوم کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔

4. جدید دور میں مسلم خواتین کی سماجی اور تعلیمی ترقی

آج کے دور میں مسلم خواتین نے تعلیم، سائنس، سیاست، اور معیشت میں نمایاں ترقی کی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق:

Education is the most powerful weapon which can be used to change the world, and investing in women's education leads to sustainable development.[18]

تعلیم سب سے طاقتور ہتھیار ہے جس کے ذریعے دنیا کو بدلا جا سکتا ہے، اور خواتین کی تعلیم میں سرمایہ کاری پائیدار ترقی کی ضمانت ہے۔

اس نظریہ کے تحت، اسلامی دنیا میں خواتین کو تعلیمی اور سماجی ترقی کے مزید مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ پاکستان، ترکی، اور انڈونیشیا جیسے مسلم ممالک میں خواتین کی اعلیٰ تعلیمی شرح اور ملازمتوں میں شرکت اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ اسلامی معاشرے میں خواتین کی ترقی کو روکا نہیں جا سکتا۔ سماجی تجزیے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواتین کی قیادت کا اسلامی سوسائٹی میں ایک مثبت اثر ہے۔ اسلام نے خواتین کو خاندان، سماج اور سیاست میں اہم کردار ادا کرنے کی اجازت دی ہے، اور جدید دور میں مسلم خواتین اس وراثت کو آگے بڑھا رہی ہیں۔ تعلیم اور قیادت کے میدان میں خواتین کو مزید مواقع فراہم کرنا ایک اسلامی اور سماجی ضرورت ہے، تاکہ ایک متوازن اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

مبحث چہارم: مسلم خواتین کی قیادت کے حوالے سے معاصر تحدیات اور مواقع

1. معاصر تحدیات ومسائل

مسلم خواتین کی قیادت کا موضوع عصر حاضر میں ایک اہم اور حساس مسئلہ بن چکا ہے۔ جدید دنیا میں جہاں خواتین کے حقوق، مساوات اور قیادت کے مواقع پر عالمی سطح پر بحث ہو رہی ہے، وہیں مسلم معاشروں میں بھی یہ سوال ابھر رہا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کی قیادت کس حد تک ممکن ہے اور اس کے کیا چیلنجز اور مواقع ہیں۔

مسلم خواتین کی قیادت کے حوالے سے کئی سماجی، ثقافتی اور قانونی رکاوٹیں موجود ہیں، جو ان کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔

i. مذہبی اور ثقافتی رکاوٹیں

کئی اسلامی معاشروں میں مذہبی تفاسیر اور ثقافتی روایات کے تحت خواتین کی قیادت کو محدود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض علماء کا موقف ہے کہ قیادت صرف مردوں کے لیے مخصوص ہے، جبکہ دیگر علماء کا کہنا ہے کہ خواتین بھی قیادت کے مختلف شعبوں میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

امام طبریؒ لکھتے ہیں:

> **وقد ثبت أن النساء كُنّ يشاركن في المشورة والإدارة في العهد النبوي، ولا دليل قطعي يمنع ذلك**[19].
>
> یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں خواتین مشاورت اور انتظامی امور میں شریک ہوتی تھیں، اور ایسا کوئی قطعی ثبوت نہیں جو اس کی ممانعت کرتا ہو۔

یہ دلیل ظاہر کرتی ہے کہ اسلام خواتین کی قیادت کی مکمل ممانعت نہیں کرتا، بلکہ یہ معاملہ حالات اور ضروریات کے مطابق ہے۔

ii. قانونی اور سیاسی رکاوٹیں

بعض مسلم ممالک میں خواتین کے سیاست میں شمولیت پر غیر علانیہ یا رسمی پابندیاں عائد ہیں۔ سیاسی جماعتوں میں خواتین کی شرکت محدود رکھی جاتی ہے، اور فیصلہ سازی کے اہم عہدوں پر انہیں زیادہ مواقع نہیں دیے جاتے۔

iii. تعلیمی اور معاشی چیلنجز

بہت سے مسلم ممالک میں خواتین کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع محدود پیمانے پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک سروے کے مطابق، مسلم ممالک میں خواتین کی خواندگی کی شرح مردوں کے مقابلے میں اب بھی کم ہے۔

> *Access to education for women in Muslim societies remains a challenge, affecting their role in leadership and economic empowerment.*
>
> مسلم معاشروں میں خواتین کی تعلیم تک رسائی ایک چیلنج بنی ہوئی ہے، جو ان کی قیادت اور معاشی خود مختاری پر اثر انداز ہوتی ہے۔

2. خواتین کے حقوق اور اسلامی معاشرے میں ان کے مواقع

اسلام نے خواتین کو وہ تمام بنیادی حقوق دیے ہیں جو ایک متوازن اور ترقی یافتہ زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھا جائے تو خواتین کو معاشی، تعلیمی اور سماجی حقوق حاصل ہیں، لیکن عملی طور پر مختلف معاشروں میں ان حقوق پر مکمل عمل درآمد نہیں کیا جاتا۔

i. تعلیمی مواقع

اسلام خواتین کی تعلیم پر خصوصی زور دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة[20]

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ خواتین کے لیے تعلیم لازمی ہے، اور ان کی تعلیمی ترقی مسلم معاشرے کی مجموعی ترقی سے جڑی ہوئی ہے۔

ii. معاشی مواقع

حضرت خدیجہؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے، جو ایک کامیاب تاجرہ تھیں۔ اسلامی تاریخ میں متعدد خواتین نے کاروبار، زراعت، اور دیگر معاشی شعبوں میں نمایاں کارکردگی دکھائی۔

iii. سیاسی مواقع

اسلامی تاریخ میں خواتین نے سیاست میں بھی کردار ادا کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ، حضرت زینبؓ، اور حضرت شفاءؓ کے سیاسی و سماجی کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جدید دور میں بھی مسلم خواتین پارلیمنٹ، عدلیہ، اور بین الاقوامی اداروں میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

خلاصہ بحث

اسلام میں خواتین کی قیادت کوئی اجنبی تصور نہیں بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں ایک جائز اور باوقار ذمہ داری ہے، جو تاریخی طور پر قابلِ تقلید مثالوں سے مزین ہے۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، اور حضرت زینبؓ جیسے کردار اس امر کے ثبوت ہیں کہ عورتیں نہ صرف دینی بلکہ سماجی و سیاسی میدان میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ تاہم آج کے دور میں ثقافتی رکاوٹیں، غلط مذہبی فہم اور تعلیمی پسماندگی نے خواتین کی قیادت کو محدود کر دیا ہے۔ اس تحقیق میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اسلامی معاشروں کو خواتین کے بارے میں اپنی سوچ اور رویے میں تبدیلی لانی ہوگی۔ تعلیم، سیاسی شرکت اور معاشی خود مختاری کے ذریعے خواتین

کو قیادت میں فعال کردار دیا جاسکتا ہے۔ شریعت کی روشنی میں جب عورت کو اس کا جائز مقام دیا جائے گا تو مسلم دنیا میں قیادت کے میدان میں ایک نئی روح پھونکی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] Al-Aḥzāb, 33:35.
[2] Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr, *Jāmiʿ al-bayān fī taʾwīl al-Qurʾān* (Cairo: Dār al-Maʿārif, 2001), 22: 12
[3] Ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (Cairo: Muʾassasat al-Risāla, 1999), 6: 210
[4] Beauvoir, Simone de, *The Second Sex* (New York: Alfred A. Knopf, 1949), 3
[5] Ibn Qudāmah, ʿAbd Allāh ibn Aḥmad, *al-Mughnī* (Riyadh: Dār ʿĀlam al-Kutub, 1997), 10: 152
[6] Al-Ṭabarī, *Tārīkh al-rusul wa al-mulūk*, 3: 225
7 Al-Taḥrīm, 66:11.
[8] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Cairo: Dār Ibn Kathīr, 1997), 2: 166
[9] Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishā pūr: Dār al Khilāfā Al Ilmīya, 1330 AH), 1: 2430
[10] Ibn Isḥāq, Muḥammad, *Sīrat Rasūl Allāh* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 2004), 1: 196
[11] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Tadrīb al-Rāwī* (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2006), 2: 298
[12] Ibn Ḥajar, Aḥmad ibn ʿAlī, *Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah* (Cairo: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1995), 8: 16
13 Āl ʿImrān, 3:42.
[14] Al-Baqarah, 2:228.
[15] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Medina: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), 2: 893
[16] Durkheim, Émile, *The Division of Labor in Society* (New York: Free Press, 1997), 211
[17] Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān, *Muqaddimah* (Beirut: Dār al-Fikr, 1995), 3: 207
[18] United Nations, *World Women Report* (New York: UN Publications, 2021), 89
[19] Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr, *Tafsīr al-Ṭabarī* (Cairo: Dār al-Maʿārif, 1992), 3: 104
[20] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Mājah* (Cairo: Dār al-Salām, 2009), 1: 224